طواف کے دو نفل پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Kan-17765 تاریخ:01-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھے بغیر دوسرا طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟ نیز اگر کسی نے ایسا کیا، تو کیا اس پر دم یا کفارہ لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

طواف کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنا واجب ہے، اگر وقت مکروہ نہ ہو، تو طواف اوران دو رکعتوں کے درمیان موالات (یعنی دو رکعتوں کا طواف کے فوراً بعد ادا ہونا) سنت ہے، لہذا مکروہ اوقات کے علاوہ ایک طواف کی رکعتیں ادا کیے بغیر دوسرا طواف کرنا، مکروہ اور خلاف سنت ہے، کیونکہ اس سے طواف اور دو رکعتوں کے درمیان موالات کی سنت کا ترک لازم آئے گا، البتہ اس کی وجہ سے کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں ہو گا، ہاں اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت پڑھے دوسرا طواف کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

لباب المناسک میں طواف کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق ہے: ”وھی واجبۃ بعد کل طواف فرضا کان او واجبا او سنۃ او نفلا“ یعنی دو رکعتیں ہر طواف کے بعد واجب ہیں، خواہ طواف فرض ہو یا واجب، سنت ہو نفل ہو۔ (لباب المناسک، صفحہ218، مطبوعہ بیروت)

ارشاد الساری میں مکروہات طواف کے بیان میں ہے: ”(والجمع بین اسبوعین فاکثر من غیر صلاۃ بینھما) لما یترتب علیہ من ترک السنۃ وھی الموالاۃ بین الطواف وصلاتہ لکل اسبوع“ یعنی دو یا دو سے زائد طوافوں کو درمیان میں نماز پڑھے بغیر جمع کرنا (مکروہ ہے) کیونکہ اس کی وجہ سے طواف کے

ہر سات چکر اور اس کی نماز کے درمیان موالات کی سنت کا ترک لازم آئے گا۔

(ارشادالساری، صفحہ223، مطبوعہ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"ویکرہ لہ الجمع بین الاسبوعین بغیر صلاۃ بینھما"یعنی دو طواف کو اس طرح جمع کرنا، مکروہ ہے کہ ان کے درمیان نماز نہ ہو۔

(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ234، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں مکروہات طواف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:"ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لیں، دوسرا طواف شروع کر دینا (مکروہ ہے) مگر کراہت نماز کا وقت ہو، جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں۔" **(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ752، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

طواف کے نوافل نہ پڑھنے پر کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں ہوتا، بلکہ نوافل ذمہ پر لازم رہتے ہیں، اس کے متعلق لباب المناسک میں ہے:"ولو ترک رکعتی الطواف لا شئی علیہ ولا تسقطان عنہ وعلیہ ان یصلیھما ولو بعد سنین "یعنی اگر کسی نے طواف کی دو رکعت ترک کیں، تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں اور وہ رکعتیں (ذمہ سے) ساقط نہ ہوں گی اور اس پر لازم ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھے اگرچہ کئی سالوں بعد۔ **(لباب المناسک، صفحہ218، مطبوعہ بیروت)**

بہار شریعت میں ہے:"سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔" **(بہار شریعت، جلد1، صفحہ1103، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

17 جمادی الثانی 1445ھ/یکم جنوری 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے